سوال

(07) لولاک ماخلقت الأفلاک

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا یہ بات صحیح ہے کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا نہ کیا جاتا تو اللہ تعالیٰ کائنات کو پیدا نہ کرتا۔ وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بعض الناس یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''لولاک لما خلقت الأفلاک'' (اے نبی!) اگر آپ نے ہونے تو میں آسمان (وزمین) پیدا نہ کرتا۔

اس جملے کا کوئی ثبوت حدیث کی کسی کتاب میں باسند موجود نہیں ہے۔ اس بے سند جملے کو شیخ حسن بن محمد الصغانی (متوفی ۶۵۰ھ) نے ''موضوع'' یعنی من گھڑت قرار دیا۔ دیکھئے موضوعات الصغانی (۷۸) وتذکرة الموضوعات (ص ۸۶) لمحمد طاہر الفتنی الہندی (متوفی ۹۸۶ھ) الفوائد المجموعة فی الاحادیث الموضوعة للشوکانی (ص ۳۲۶) الاسرار المرفوعة فی الاخبار الموضوعة لملا علی القاری الحنفی (۳۸۵) کشف الخفاء للعجلونی (۲۱۲۳) اور الآثار المرفوعة فی الاخبار الموضوعة لعبد الحیٔ اللکنوی (ص ۴۰)

تنبیہ:

عجلونی اور ملا علی قاری نے حسن الصغانی سے اس جملے کا ''موضوع'' ہونا نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ ''معناہ صحیح'' یعنی اس (موضوع روایت کا) معنی صحیح ہے۔!

عرض ہے کہ جب یہ روایت باطل، من گھڑت اور اللہ ورسول پر افتراء ہے تو کس دلیل سے اس کے معنی کو صحیح کہا گیا ہے؟

ملا علی قاری لکھتے ہیں کہ دیلمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ ''أتانی جبریل فقال: یا محمد! لولاک ما خلقت الجنة ولولاک ما خلقت النار'' میرے پاس جبریل آئے تو کہا: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر آپ نے ہوتے تو میں جنت پیدا نہ کرتا اور اگر آپ نہ ہوتے تو میں (جہنم کی) آگ پیدا نہ کرتا۔ (الاسرار المرفوعة ص ۲۸۸)

یہ روایت کنز العمال (۱۱/۴۳۱ ح ۳۲۰۲۵) اور کشف الخفاء (۱/۴۵ ح ۹۱) میں بحوالہ دیلمی عن ابن عباس (ابن عمر) منقول ہے۔ دیلمی (متوفی ۵۰۹ھ) کی کتاب فردوس الاخبار میں یہ روایت بلاسند وبلاحوالہ مذکور ہے۔ (۵/۲۳۸ ح ۸۰۹۵)

ملوم ہواکہ یہ روایت بھی بے سند وبے حوالہ ہونے کی وجہ سے موضوع ومردود ہے۔

محدث احمد بن محمد بن ہارون بن یزید الخلال (متوفی ۳۱۱ھ) نے بغیر کسی سند وحوالے کے نقل کیا ہے کہ ''یا محمد! لولاک ماخلقت آدم''

اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر آپ نہ ہوتے تو میں آدم (علیہ السلام) کو پیدا نہ کرتا۔ (السنۃ ص۲۳۷ح۲۷۳)

یہ روایت بھی بے سند ہونے کی وجہ سے موضوع ومردود ہے۔

ملا علی قاری نے ابن عساکر سے نقل کیا ہے کہ ''لولاک ماخلقت الدنیا''

اگر آپ نہ ہوتے تو دنیا پیدا نہ کی جاتی یا میں دنیا پیدا نہ کرتا۔ (الاسرار المرفوعۃ ص۲۸۸)

ابن عساکر والی روایت تاریخ دمشق (۲۹۶/۳، ۲۹۷) کتاب الموضوعات لابن الجوزی (۲۸۸/۱، ۲۸۹) اور اللآلی المصنوعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ للسیوطی (۲۷۲/۱) میں موجود ہے۔ ابن جوزی نے کہا: ''ہذا حدیث موضوع لا شک فیہ، وفی إسنادہ مجہولان وضعفاء فمن الضعفاء أبو السکین وإبراہیم بن الیسع، قال الدارقطنی، أبو السکین ضعیف، وإبراہیم ویحیی البصري متروکان، قال أحمد بن الحنبل: خرقت أحادیث یحیی البصري وقال الفلاس: کان کذابًا یحدث أحادیث موضوعۃ وقال الدارقطنی، متروک'' (کتاب الموضوعات نسخہ محققہ ج۲ ص۱۹ ح۵۴۹، نسخہ قدیم ۲۸۹/۱، ۲۹۰)

یعنی (ابن جوزی کے نزدیک) یہ حدیث بلاشک وشبہ موضوع ہے اوراس کے تین راوی ابو السکین، ابراہیم بن الیسع اور یحییٰ البصری مجروح ہیں۔ ملخصا

سیوطی نے کہا: ''موضوع'' یہ روایت موضوع ہے۔ (اللالی المصنوعۃ ۲۷۲/۱)

اس کا راوی خلیل بن مرہ بھی ضعیف ہے۔ (دیکھئے تقریب التہذیب: ۱۷۵۷)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک مرفوع حدیث میں لکھا ہوا ہے کہ ''ولا لا محمد ماخلقتک'' (اے آدم!) اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ ہوتے تو میں تجھے پیدا نہ کرتا۔ (المستدرک للحاکم ۶۱۵/۲ ح۴۲۲۸ وقال: ''ھذا حدیث صحیح الإسناد'')

اس روایت کو اگرچہ حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے لیکن یہ روایت کئی وجہ سے موضوع ہے:

۱: حافظ ذہبی نے کہا: ''بل موضوع وعبدالرحمن واہ'' بلکہ یہ روایت موضوع ہے اور عبدالرحمن (بن زید بن اسلم) سخت کمزور راوی ہے۔ (تلخیص المستدرک ج۲ ص۶۷۲)

۲: عبدالرحمن بن زید بن اسلم کے بارے میں خود حاکم لکھتے ہیں: ''روی عن أبیہ أحادیث موضوعۃ لا یخفی علی من تأملہا من أہل الصنعۃ أن الحمل فیہا علیہ'' اس نے اپنے ابا (زید بن اسلم) سے موضوع حدیثیں بیان کی ہیں۔ حدیث کا علم جاننے والوں پر یہ مخفی نہیں ہے کہ ان موضوع روایات کی وجہ یہ شخص بذاتِ خود ہے۔ (المدخل الی الصحیح ص۱۵۴ رقم: ۹۷)

یعنی اس نے اپنے باپ پر جھوٹ بولتے ہوئے حدیثیں گھڑی ہیں۔

تنبیہ:

مستدرک والی روایت بھی عبدالرحمن بن زید بن اسلم۔ بشرطِ صحت۔ اپنے باپ ہی سے بیان کرتا ہے۔

۳ : عبداللہ بن مسلم الفہری نامعلوم (مجہول) ہے یا وہ عبداللہ بن مسلم بن رشید (مشہور کذاب) ہے۔ دیکھئے لسان المیزان (ج ۳ ص ۳۵۹، ۳۶۰ طبعہ جدیدہ ج ۴ ص ۱۶۱، ۱۶۲)

ملوم ہوا کہ اس موضوع روایت کو حاکم کا ''صحیح الإسناد'' کہنا ان کی غلطی ہے۔

مستدرک کی ایک دوسری روایت میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''فلولا محمد ما خلقت آدم ولولا محمد ما خلقت الجنة ولا النار''

اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ ہوتے تو میں آدم (علیہ السلام) کو پیدا نہ کرتا اور اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ ہوتے تو میں جنت اور جہنم پیدا نہ کرتا۔ (۲/۶۱۵ ح ۴۲۲۷ وقال : هذا حدیث صحیح الاسناد)

یہ روایت کئی وجہ سے موضوع اور مردود ہے :

۱ : حافظ ذہبی نے کہا : ''أظنه موضوعا علی سعید'' میں سمجھتا ہوں کہ یہ روایت سعید (بن ابی عروبہ) کی طرف مکذوبا منسوب کی گئی ہے۔ (تلخیص المستدرک ۲/ ۶۱۵)

۲ : عمرو بن اوس مجہول ہے۔ (دیکھئے میزان الاعتدال ۳/ ۲۴۶ ولسان المیزان ۴/ ۳۵۴)

۳ : سعید بن ابی عروبہ مختلط ہیں۔

۴ : سعید بن ابی عروبہ اور قتادہ دونوں مدلس ہیں۔ اگر یہ روایت ان سے ثابت بھی ہوی تو مردود تھی۔

۵ : طبقات ابی الشیخ الاصبہانی (۳/ ۲۸۷ ح ۴۹۴) میں جندل بن والق کی سند سے یہ روایت ''ثنا محمد بن عمر المحاربي عن سعيد بن أوس الأنصاري عن سعيد بن أبي عروبة......'' الخ کی سند سے مروی ہے۔ اس میں محمد بن عمر مجہول ہے جس نے عمرو بن اوس کو سعید بن اوس سے بدل دیا ہے۔

خلاصۃ التحقیق :

لولاک ما خلقت الأفلاک اور اس مفہوم کی ساری روایات موضوع اور باطل ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے : وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔ (الذاریت : ۵۶)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص49

محدث فتویٰ